

# قربانی کیا ہے؟

تحریر :- محمد صابر سلفی

امت مسلمہ کے لئے دس ذی الحجہ عظیم الشان سالانہ اجتماع رکھا ہر اسلامی گاؤں ' قریہ ' قصبہ ' شہر اور بستی میں تقریبات نماز ہوتی اور اس قربانی کو کھاجاتی قربانی مدت معینہ و عرصہ دراز تک انبیاء کرام کی سچائیوں ' صداقتوں اور عظمتوں کی تین دلیل رہی ہے۔ قرآن پاک سورہ آل عمران پارہ (۳) آیت ۸۳ میں اہل

قربانی ہر دین سماوی کی انتہائی اہم ترین عبادت رہی ہے۔ شریعت محمدیہ سے قبل دوسری شریعتوں کے جاننے والے اس پر عمل پیرا رہے ہیں۔

نذہبی تموار ہے جس میں سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں اشارہ پا کر اپنے پیارے نورے نظر تخت جگر حضرت اسماعیلؑ کے گلے پر چھری رکھی اور

کامل انقیاء اور تسلیم و رضا کا وہ عظیم لفظ ثبوت پیش کیا کہ تاریخ انسانی اس طرح کا ثبوت اور مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ چنانچہ اللہ رب العزت نے قربانی کے اس کڑے امتحان میں سیدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو کامیابی و کامرانی سے بہرہ ور فرمایا۔ حضرت اسماعیلؑ کو سلامت رکھا۔ اور آپ کی جگہ ایک جانور کی قربانی قبول فرما کر حضرت ابراہیم کو خلیل اللہ اور حضرت اسماعیلؑ کو ذبح اللہ کے لقب سے نوازا۔ اس عظیم امتحان اور آزمائش کے بارے میں اللہ نے حضرت ابراہیم کو ایک عظیم امتحان اور آزمائش کے اس پیارے جانور اور وجد انگیز ٹمس کی پوری امت سمسہ کیلئے نمونہ اور آئینہ عمل قرار دیا۔ جس بزدادی میں یہ عظیم معرکہ الاراء واقعہ رونما ہوا۔ اس میں پورے عالم اسلام کا

و قربانی کی فکر انگیز عبادت کو باقی رکھا۔ چنانچہ ہم عید قربانی کا اسلامی دینی تموار ہر سال اسی خوشی میں مناتے ہیں۔

قربانی کی ابتدا و آغاز تاریخ کے آئینے میں

کسی حلال جانور کو اللہ وحدہ کی رضا ' خوشنودی کے حصول کے لئے ذبح کرنا حضرت آدم علیہ السلام کے مبارک زمانہ میں شروع ہو گیا تھا۔ سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں نے قربانی پیش کی تھی۔ گویا کہ قربانی ان کی آزمائش اور امتحان تھا۔ چنانچہ اس کی مکمل توضیح سورہ مائدہ پ ۶ میں موجود ہے۔ انبیائے کرام کے زمانے میں بھی قربانی کا رواج رہا ہے۔ اس وقت قربانی کے قبول

کتاب کے بارے میں یہ الفاظ پیش کر رہا ہے۔ ترجمہ :- وہ ایسے لوگ ہیں کہتے ہیں کہ رب العزت نے انہیں حکم فرمایا کہ ہم کسی پیغمبر پر اعتقاد نہ لائیں جب تک کہ ہمارے سامنے معجزہ نذر دنیا خداوندی کا ظاہر نہ کرے۔ کہ اسکو آگ کھا جائے ' تو آپ ﷺ فرما دیجئے گا کہ بالیقین محمدؐ سے پہلے پیغمبر بڑے دلائل و دلائل و دلائل لے کر آتے تھے اور یہ معجزہ بھی جس کے بارے میں تم کہ رہے ہو۔ سو تم نے کیوں قتل کیا تھا اگر سچے تھے۔

اس آیت سے بخوبی عیاں ہو گیا ہے کہ قربانی انبیاء کرام علیہم السلام کی صداقت کی دلیل ٹھہرائی گئی ہے۔ چنانچہ تورات میں مرقوم ہے کہ حضرت ابراہیمؑ اپنی مبارک زندگی میں بار بار قربانی کرتے تھے۔ جب

## اتحادنی ایثار و قربانی اسلامی تعلیمات پر شیخ معنوں میں تسلل کرنے کی وجہ ہی سے ہم سر حرو کامیاب و کامران ہو سکتے ہیں۔

ہے کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں اس سلسلے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ سعادت مند بیٹا بھی اخلاص اطاعت و اتباع اور یقین محکم جیسی اعلیٰ و ارفع خوبیوں سے متصف ہے۔ چنانچہ حضرت اسماعیلؑ جواب دیتے ہیں کہ اے میرے محترم باپ تعمیل حکم الہی میں ذرہ برابر تاخیر نہ کیجئے گا۔ انشاء اللہ العزیز آپ مجھے صابروں میں سے پائیں گے۔ حضرت اسماعیلؑ بھی غوثی جانتے تھے کہ یہ معاملہ خواب کا ہے اور خواب بھی پیغمبر کا جسے وحی خدا کا درجہ حاصل ہوا ہے۔ الغرض حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ دونوں تعمیل ارشاد باری کے لئے فوراً تیار ہو جاتے ہیں۔ مشفق والد نے اپنے نور نظر کو پیشانی کے بل زمین پر گرا دیا۔ اس موقع پر حضرت اسماعیلؑ نے اپنے جسد خاکی کو ذرہ برابر بھی جنبش نہیں ہونے دی۔ ارشاد خداوندی کی تعمیل میں اب فیصلہ کن مراحل میں داخل ہو رہی ہے۔ عین اسی وقت حضرت اسماعیلؑ اپنے محترم باپ سے یوں عرض کرتے ہیں کہ ابا جان، مجھے رسی سے باندھ دیجئے گا۔ تاکہ خون کے چھینٹنے نہ پڑنے پائیں اور اے میرے والد محترم! میرے گلے پر چھری چلانے میں تیزی کیجئے گا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ محبت پدری رب ذوالجلال کے ارشاد عالی کی تعمیل میں حائل ہو جائے۔ یہ ہے حضرت ابراہیمؑ خلیل اللہ کا مقام، عظمت اور شان۔

اتحاد ملی ایثار و قربانی اسلامی تعلیمات پر صحیح معنوں میں عمل کرنے کی وجہ ہی سے ہم سر حرو کامیاب و کامران ہو سکتے ہیں، انہیں نکات پر عمل پیرا ہونے سے ہم خوشحال، بلندی درجات اور ارتقاء کی حسین منزل پا سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق دے۔ آمین

میں آتش نمرود میں ڈالے جا رہے ہیں اور کبھی رب ذوالجلال کی رضا اور خوشنودی کی خاطر ہجرت فرما رہے ہیں اور کبھی حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیلؑ کو بے آب و گیاہ، لقمہ و دق گرم تین صحرا میں رب العالمین کی رضا کے لئے چھوڑ رہے ہیں۔ متواتر آزمائشوں پر آزمائشیں آ رہی ہیں۔ لیکن حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام کے پائے استقلال و پائے ثبات میں ہرگز کوئی لغزش، کوئی کمی واقع نہیں ہونے پائی۔ آخر کار عزیز بیٹے کی قربانی کا مرحلہ آتا ہے اور فرزند بھی وہ جو بعد اوعیہ التجاؤں کے بعد ملا ہے، اور ابھی چلنے پھرنے کے قابل ہوا ہے۔ عین اس وقت صرف خواب میں اشارہ پا کر فی الفور بارگاہ ایزدی میں اسے قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ یہاں پر حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام کی عظمت، رفعت ایمان و ایقان، اطاعت و اتباع و رضا کا اندازہ صرف اسی ایک واقعہ سے غوثی لگایا جاسکتا ہے کہ اپنے ہی لخت جگر نور نظر کو بارگاہ رب العزت میں قربان کرنے کے لئے بے تاب ہیں اور یہ تیاری جزع و فزع، پریشانی یا اضطراب

خداوند نے انہیں دکھائی دے کر کہا کہ میں یہی ملک تیری نسل کو عطا کروں گا اور اس نے وہاں خدائے ذوالجلال کیلئے جو اس پر ظاہر ہوا ایک بذمہ بنایا۔ (حوالہ پیدائش ۱۲)

قوم یہود میں بھی قربانی کا تصور موجود تھا، چنانچہ قوم یہود اپنے اہل و عیال کی خیر و عافیت، سلامتی، خوشحالی، بلندی درجات کیلئے قربانی دیا کرتی تھی۔ (حوالہ خروج ۲/۷۳)

اسی طرح تواریخ میں بھی یہ حقیقت مذکور ہے کہ جب حضرت سلیمان بارگاہ ایزدی میں دعا کر چکے تو یکایک آسمان سے آگ اتری اور درخت کو کھا گئی اور وہ گھر خدائے لم یزل کے جلال سے لبریز ہو گیا۔ (حوالہ تواریخ ۱)

ان دلائل سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے کہ قربانی ہر دین سادی کی انتہائی اہم ترین عبادت رہی ہے۔ شریعت محمدیہ سے قبل دوسری شریعتوں کی جاننے والے اس پر عمل پیرا رہے ہیں۔

حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام کی پوری زندگی امتحانات، ابتلاء اور آزمائشوں میں

## قوم یہود اپنے اہل و عیال کی خیر و عافیت، سلامتی، خوشحالی، بلندی درجات کے لئے دعا کیا کرتی تھی۔

کی کیفیت میں بالکل نہیں ہے۔ بالکل کامل انقیاد مکمل ایمان کے جذبات عالیہ سے معمور ہے۔ چنانچہ قرآن پاک حضرت اسماعیلؑ علیہ السلام سے حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام کی گفتگو کو بہترین انداز میں بیان کر رہا ہے۔

اے بیٹے! میں نے خواب میں دیکھا

گھڑی۔ کبھی اپنی قوم کو دعوت حق، دعوت توحید سے روشناس کر رہے ہیں اور اس کے عوض قوم کی طرف سے آندھیوں کی طرح آنے والے مصائب، مشکلات رنج و الم کو انتہائی خندہ پیشانی سے برداشت کر رہے ہیں اور کبھی ایوان کفر میں غفلت توحید بلند کرنے کی پاداش